تحریر کی اہمیت

عمران رضا مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تحریر کی اہمیت

مؤلف

عمران رضا مدنی

جامعۃ المدینہ، حیدر آباد، الہند

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

تفصیلات

کتاب کا نام:

تحریر کی ضرورت و اہمیت

از قلم:

ابو حامد عمران رضا عطاری عطاری مدنی بنارسی

جامعۃ المدینہ، حیدر آباد، الھند

نظر ثانی:

مولانا عارف رضا مصباحی نعمانی

ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:

PURE SUNNI GRAPHICS

سنہ اشاعت:

جمادی الأولی ۱۴۴۴ھ

DECEMBER 2022

صفحات:

54

ناشر:

صابیا ورچوئل پبلی کیشن

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

© 2022 All Rights Reserved.

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	3
عرضِ مؤلف	5
لکھنا بہت آسان ہے	9
ایسی حالت میں بھی تصنیف کا کام	12
قید و بند میں بھی تصنیف کا کام	14
حاصل مطالعہ محفوظ کرنے کے چھ طریقے	17
میرا مطالعہ اور نوٹ	17
کثیر التصانیف بزرگ	18
مصباحی صاحب کی نصیحت	33
تحریر کے مدنی پھول	35
ان خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کریں	35
مضمون کی قسمیں	38
انتخاب عنوان	39
خاکے کی تیاری	39
(ا) کتب بینی	39

حاصلِ کلام: 40
صراط پبلیکیشنز 41
صابیا ورچوئل پبلی کیشن 42
ہماری اردو کتابیں: 43

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمار ہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں **"ٹیم عبد مصطفی آفیشل"** کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم

اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

عرضِ مؤلف

آج کل جیسا ماحول چل رہا ہے کہ طلبہ تو طلبہ اکثر فارغ التحصیل حضرات بھی نہ تو مطالعہ کرتے ہیں نہ کچھ لکھتے ہیں ان چیزوں کا شوق ختم سا ہوتا جارہا ہے، وقت کی ضرورت ہے کہ مختلف زبانوں میں وقت کے تقاضے کے مطابق لوگوں کو اچھے رسائل وکتب لکھ کر دیے جائیں تاکہ وہ اس سے استفادہ کرسکیں ورنہ کس طرح لا دینیت اور بدمذہبی معاشرے میں عام ہورہی ہے اس کا اندازہ ہر کسی کو ہے۔

لہذا اس رسالے کے پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ جو باتیں اس میں لکھی ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مضمون، سفر نامہ، رسالہ، کتاب لکھیں، اپنے اساتذہ کو چیک کروائیں اور اس کو شائع کروائیں تاکہ لوگ اس سے دینِ اسلام کی باتیں سیکھیں۔ فقط

از: **ابو حامد بنارسی**

16 ربیع الآخر 1444ھ

بِسمِ اللهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيم

الحَمدُ لِلّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ، الأعَزِّ الأكرَمِ الَّذِی عَلَّمَ بِالقَلَمِ، عَلَّمَ الإنسانَ ما لَم يَعلَمْ، وصَلّی اللهُ عَلی الصّادِقِ الأمِينِ، النّاطِقِ المُبِينِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّنا المُختارِ، وعَلی إخوانِهِ المُصطَفَينَ الأخيارِ، وأهلِ بَيتِهِ الأبرارِ، وأزواجِهِ أُمَّهاتِ المُؤمِنِينَ، وتابِعِيهِم بِالإحسانِ إلی يَومِ الدِّينِ، ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ عَلَيهِم أجمَعِينَ.

جس طرح اچھا بولنا کمال ہے اسی طرح اچھا لکھنا بھی کمال ہے۔ اچھا لکھنا اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جو ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ اکثر جو اس کے لیے محنت و مشقت اٹھاتے اور کوشش کرتے ہیں ان کو یہ نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کوشش کرنا انسان کا کام ہے اور پورا کرنا اللہ کا جیساکہ کہا جاتا ہے: "السعي مني والاتمام من اللہ تعالی" کسی بھی فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے اس فن میں محنت کرنا اس فن کو پڑھنا، سیکھنا اس فن کے ماہرین کو پڑھنا ان کے طریقے کار کو اختیار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں آپ بھی اچھا لکھنے والے بنیں تو اس کے لیے اچھے قلم کاروں کو پڑھیں ہاں صرف سرسری

انداز میں پڑھیں گے تو شاید فائدہ نہ ہو بلکہ وسیع پیمانے پر گہری نظر سے مطالعہ کریں، اس سے وہی صفت آپ کے اندر بھی پیدا ہوگی۔ ان شاء اللہ

لکھنا یہ کوئی نیا کام نہیں ہے بلکہ دور صحابہ سے یہ سلسلہ جاری ہے صحابۂ کرام قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِن أَصْحابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا مِنِّي إلّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العاصِ؛ فَإِنَّهُ كَتَبَ ولَمْ أَكْتُبْ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث جاننے والا نہ تھا سوا حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص کے، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، ج1، ص299، مطبوعہ دار ابن جوزی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. میں رسول اللہ ﷺ سے جو بھی سنتا تھا اس کو لکھ لیتا۔ قریش نے مجھے منع کیا کہ آپ ﷺ کبھی غضب و جلال میں بھی

کچھ فرمادیتے ہیں تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اكْتُبْ فوالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ما يَخْرُجُ مِنهُ إلّا حَقّ. تم لکھا کیا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس (زبان) سے صرف حق ہی نکلتا ہے۔ (المرجع السابق)

خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ما سَمِعْتُ شَيْئًا، إلّا كَتَبْتُهُ ولا كَتَبْتُ شَيْئًا إلّا حَفِظْتُهُ ولا حَفِظْتُ شَيْئًا إلّا انْتَفَعْتُ بِهِ.

ترجمہ: میں جو بھی سنتا اس کو لکھ لیتا اور جو بھی لکھتا اس کو یاد کرلیتا اور میں جو کچھ یاد کرلیتا اس سے فائدہ اٹھاتا۔

علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قالَ : لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ كِتابَ الحَدِيثِ بِالتَّأْوِيلِ، قالَ : «إذًا يُخْطِئُونَ إذا تَرَكُوا كِتابَ الحَدِيثِ، قالَ ابْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثُونا قَوْمٌ مِن حِفْظِهِمْ وقَوْمٌ مِن كُتُبِهِمْ فَكانَ الَّذِينَ حَدَّثُونا مِن كُتُبِهِمْ أَتْقَنُ»

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا: ایک قوم

ہے جو حدیث لکھنے کو پسند نہیں کرتی، آپ نے فرمایا: جو لوگ لکھنا چھوڑ دیتے ہیں وہ غلطیاں کرنے لگتے ہیں ۔ ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قوم نے ہم سے اپنے حفظ سے بیان کیا اور ایک دوسری قوم نے کتاب سے بیان کیا تو جنہوں نے کتاب سے بیان کیا تھا میں نے ان کو زیادہ مضبوط پایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: لو لَمْ يكْتُبْ ذَهَبَ العِلْمُ، اگر علم لکھا نہ جاتا تو ختم ہی ہو جاتا، مزید فرماتے ہیں: اگر علم لکھا نہ جاتا تو ہم کہاں ہوتے۔

(تقييد العلم للخطيب البغدادي، ص115، مطبوعہ دار السنہ بیروت)

لکھنا بہت آسان ہے

جس طرح روزانہ آپ بہت سارے کام کرتے ہیں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اسی طرح آپ دن کا کچھ وقت صرف تحریری کام کے لیے نکالیں اور اس وقت صرف لکھیں۔ مثلاً آپ نے روزانہ مغرب بعد 30 منٹ تحریری کام کے لیے نکالا اور اس وقت میں روزانہ صرف ایک صفحہ لکھا تو مہینے کے 30 صفحات ہوں گے، اور ایک سال میں 365 صفحات کی کتاب تیار ہے۔ مسلسل دس سال تک آپ یہ کام کرتے رہے تو دس سال میں 10 جلدوں

پر مشتمل آپ کی کتاب تیار ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر آپ روزانہ 3 صفحات لکھیں تو ہر سال آپ کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب منظر عام پر آئے گی۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ میں لکھ تو دوں گا کتاب چھپے گی کیسے؟ تو آج شوشل میڈیا کے دور میں یہ کام بھی نہایت آسان ہو گیا ہے۔ آپ کتاب یا رسالہ لکھیں کمپوز کر کے اس کو نیٹ پر ڈال دیں۔ لوگ اس کو پڑھیں گے بھی اور دوسروں کو شیئر بھی کریں گے۔ اگر آپ اس پر عمل کریں گے تو فائدہ کتنا ہو گا کہ جب آپ دنیا سے چلے جائیں گے اور آپ کے پیچھے آپ کی کتابیں پڑھی جاتی رہیں گی اور ادھر قبر میں آپ کو اس کی برکتیں نصیب ہو رہی ہوگی۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إذا ماتَ الإنْسانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إلّا مِن ثَلاثٍ : صَدَقَةٍ جارِيَةٍ أوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ به أو ولد صالح يدعو له.

ترجمہ: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل، ایک صدقہ جاریہ، دوسرا ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جاتا رہے، تیسرا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(سنن ترمذی، ج3، ص652، رقم الحدیث:1376)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قلمی تبلیغ

صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک لوگ اس کتاب سے دینی فائدہ اٹھائیں گے تب تک اسے (مصنف کو) ثواب ملتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ، جلد 3)

یقیناً اپنے پیچھے اچھی کتاب چھوڑنا بھی اسی میں سے ہے کہ مرنے کے بعد بھی لوگ اس سے علم حاصل کرتے رہیں گے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اور اس کو ثواب ملتا رہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَيِّدُوا العِلْمَ بِالكِتابِ.

ترجمہ: علم کو لکھ کر قید کر لیا کرو۔ (مصنف ابن أبي شيبة، ج5، ص313)

معلوم ہوا کہ جو مطالعہ کریں اس کی اہم بات لکھنی چاہیے۔

جن حضرات نے وقت کی قدر کی اللہ تعالی نے ان کے لئے بڑے بڑے کام آسان کردیئے اور ان کے لئے اپنی توفیق کی راہیں کھول دیں، ان کے ہاتھوں اپنے دین کے بڑے بڑے کام لیے۔ ذیل کے چند واقعات سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ابوالوفاء بن عقیل کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ کے اس ایک بندے نے اسی (۸۰) فنون کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں اور ان کی ایک کتاب آٹھ سو ۸۰۰ جلدوں میں ہے اور کہا جاتا ہے کہ دنیا میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔

مشہور محدث ابن شاہین رحمہ اللہ نے صرف روشنائی اتنی استعمال کی کہ اس کی قیمت سات سودرہم بنتی تھی۔

ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار (358000) اوراق لکھے۔ علامہ باقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار (70000) اوراق لکھے۔

مفتی قاسم عطاری مدظلہ فرماتے ہیں: آج بھی ہمیں اچھی تحریر و رسائل اور تصانیف کی ضرورت ہے۔

فی زمانہ لکھنے والے بہت ہیں مگر جس معیار کا ہونا چاہیے ایسا کم اور سرسری انداز میں لکھے گئے مواد زیادہ پائے جاتے ہیں۔ آپ لکھیں اور اچھا لکھیں۔ اندازِ بیان بھی دلکش ہو اور مواد بھی وافر مقدار میں ہو۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کی سیرت پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ بزرگوں کا دو کام ہوتا تھا "پڑھنا" پھر "لکھنا"۔ بعض بزرگ تو ایسے گزریں ہیں کہ انہوں نے اتنا لکھا ہے کہ ہم شاید اپنی مکمل زندگی میں اتنا پڑھ بھی نہیں پائیں اور انہوں نے ہمیں اتنا لکھ کر دے دیا۔

ایسی حالت میں بھی تصنیف کا کام

درس نظامی کے نصاب میں داخل کتاب "علم الصیغہ" علامہ عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کو جب انگریزوں نے جہاد کا اعلان کرنے کی پاداش میں سزا

کے طور پر کالے پانی (جزیرۂ انڈمان) میں قید کردیا، مگر وہاں بھی تصنیف کا سلسلہ جاری رہا۔

علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ وہاں کی دردناک آب و ہوا کی تصویر کشی کرتے ہوئے اپنی آپ بیتی لکھتے ہیں: پھر ترش رو دشمن کے ظلم نے مجھے دریائے شور کے کنارے ایک بلند و مضبوط، ناموافق آب و ہوا والے پہاڑ پر پہنچا دیا، جہاں سورج ہمیشہ سر پر رہتا تھا، اس میں دشوار گزار گھاٹیاں اور راہیں تھی جنھیں دریائے شور (کالا پانی) کی موجیں ڈھانپ لیتی تھیں، اس (جزیرہ انڈمان) کی نسیم صبح بھی گرم و تیز ہوا سے زیادہ سخت اور اس کی نعمت زہر ہلاہل سے زیادہ مضر تھی، اس کی غذا حنظل سے زیادہ کڑوی، اس کا پانی سانپوں کے زہر سے بڑھ کر ضرر رساں اس کا آسمان غموں کی بارش کرنے والا، اس کا بادل رنج و غم برسانے والا، اس کی زمین آبلہ دار، اس کے سنگریزے بدن کی پھنسیاں اور اس کی ہوا ذلت و خواری کی وجہ سے ٹیڑھی چلنے والی تھی۔ ہر کوٹھری پر چھپر تھا جس میں رنج و مرض بھرا ہوا تھا، میری آنکھوں کی طرح ان کی چھتیں ٹپکتی رہتی تھیں، ہوا بدبودار اور بیماریوں کا مخزن تھی، جب کوئی ان (قیدیوں میں سے) مرجاتا ہے تو نجس و ناپاک خاکروب جو درحقیقت شیطان خناس یا دیو ہوتا ہے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچتا ہوا غسل و کفن کے بغیر اس کے کپڑے اتار کر ریت کے تودے میں دبا دیتا ہے، نہ اس کی قبر کھودی

جاتی ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

یہ کیسی عبرت ناک اور الم انگیز کہانی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر میت کے ساتھ یہ برتاؤ نہ ہوتا تو اس جزیرہ میں مرجانا سب سے بڑی آرزو ہوتی اور اچانک موت سب سے تشفی بخش تھی، اور اگر مسلمان کی خودکشی مذہب میں ممنوع اور قیامت کے دن عذاب وعقاب کا باعث نہ ہوتی تو کوئی بھی (مسلمان) یہاں مقیّد ومجبور بنا کر ناقابل برداشت تکالیف نہ دیا جاتا اور ایسی مصیبتوں سے نجات پانا اس کے لیے بڑا آسان ہوتا۔

(باغی ہندوستان: ص، 77 تا 79۔ ناشر: المجمع الاسلامی، مبارک پور)

مذکورہ عبارت سے اندازہ کریں کتنی مصیبت و پریشانی کا عالم رہا ہوگا اسی ماحول میں آپ نے علم الصیغہ تصنیف فرمائی اس کے بعد آپ نے "تواریخ حبیب الہ" بھی وہیں پر لکھی۔ اسی جگہ پر علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی قید کیا گیا تھا آپ نے بھی اسی ماحول میں کوئلہ سے کتاب "الثورۃ الھندیہ" لکھی۔

قید وبند میں بھی تصنیف کا کام

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ وقت نے کنوئیں میں قید کروادیا آپ کے طلبہ کنوئیں کے پاس آکر جمع ہو جاتے آپ مسائل بیان فرماتے اور طلبہ اس کو لکھ لیا کرتے اور مکمل تیس جلدوں میں کتاب "مبسوط سرخسی" تیار ہوئی۔ جیسا کہ

تاج التراجم وغیرہ میں مذکور ہے۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ اگر انسان میں کچھ کرنے کا جذبہ ہو تو وہ اپنی زندگی کو کسی بڑے مقصد میں لگا کر منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے۔ اگر ہمت اور حوصلہ ہو تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے، کنوئیں کی گہرائی میں قید ہو کر اور وہ کسی جزیرے کی تنہائی میں بیٹھ کر بھی تصنیف و تالیف یا دیگر کام کر سکتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ لکھنے کی عادت بنائیں۔

اچھا مضمون نگار بننے میں یہ معاون ثابت ہو گا کہ آپ جو بھی پڑھیں، جس کتاب کا بھی مطالعہ کریں اس کے اہم اہم مدنی پھول ضرور لکھ لیا کریں اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کو وہ اہم باتیں یاد ہو جائیں گی مزید بعد میں جب آپ ایک مرتبہ اس نوٹ کی دہرائی کریں گے تو گویا کہ اجمالی طور پر دوبارہ کتاب کا مکمل مطالعہ ہو جائے گا۔ آپ کی تحریر خوش خط بھی ہو گی اور مافی الضمیر بیان کرنے کا طریقہ بھی آجائے گا بعد میں جب آپ کے تلامذہ اور اولاد اس کو پڑھیں گے تو استفادہ کریں گے۔

علامہ حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

إن لكل يوم مشاغل، ولا بد أن يكون معه محبرة في كل وقت، حتى يكتب ما يسمع من الفوائد، فإن

العلم صيد، والكتابة قيد. وينبغي أن يحفظ ما كتبه، إذ العلم ما ثبت في الخواطر، لا ما أودع في الدفاتر، بل الغرض منه: المراجعة إليها عند النسيان۔

ترجمہ: روزانہ کئی کام ہوتے ہیں علم حاصل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے ساتھ روشنائی (قلم) رکھے جو بھی فائدہ مند بات سنے اس کو لکھ لے۔ علم ایک شکار ہے اور اسے لکھ لینا قید ہے۔ مناسب ہے کہ جو لکھا ہے اس کو یاد کرلے، کیونکہ علم وہ ہے جو سینہ میں محفوظ ہے، نہ کہ وہ جو دفتروں میں لکھا ہوا ہے۔ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب بھول جائے تو اس کی دہرائی کرلے۔

(کشف الظنون، ج 1، ص 48، مطبوعہ بیروت)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ دورانِ مطالعہ الگ الگ موضوعات پر ملنے والا مواد جہاں نظر آتا اسے علیحدہ کسی جگہ نوٹ کرتے جاتے پھر بعد میں ایک موضوع سے متعلق جمع شدہ مواد کو کتابی شکل دے دیتے اور یوں کسی نئے موضوع یا فن پر ان کی کوئی نئی تالیف تیار ہو جاتی۔

(مطالعہ کیوں اور کیسے، ص 73)

حاصل مطالعہ محفوظ کرنے کے چھ طریقے

- نوٹس یا خلاصہ نویسی
- علامات لگانا
- فہرست پر نشانات
- انڈر لائن کرنا
- اشارات اختیار کرنا
- حاصل مطالعہ کو آگے پہنچانا۔

میرا مطالعہ اور نوٹ

شروع سے اساتذہ نے ذہن دیا تھا کہ جو بھی آپ مطالعہ کریں تو حاصل مطالعہ ضرور لکھیں۔ جب جامعۃ المدینہ نیپال پہنچا مزید مفتی وسیم اکرم مصباحی صاحب نے مطالعہ کرنے اور اہم اہم نکات لکھنے کی ترغیب دلائی۔ درجہ خامسہ میں تھا کہ مکمل مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس کے اہم اہم نکات لکھ لیا کرتا تھا اور آج بھی میرے پاس وہ اہم اہم سیکڑوں نکات موجود ہے۔ 2020 لاکڈاؤن کے موقع سے گھر پر قوت القلوب، بہار شریعت، احیاء العلوم، فتاوٰی رضویہ مطالعہ کرتا اور اہم اہم نکات لکھ لیتا تھا آج جب میں اپنے وہ اہم نکات لکھے ہوئے دیکھتا ہوں تو خوشی ہوتی ہے، آج میں کچھ کچھ لکھ لیتا

ہوں تو شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ میں شروع سے ہی حاصل مطالعہ لکھتا تھا۔آپ بھی جب مطالعہ کریں تو حاصل مطالعہ لکھیں ان شاءاللہ بہت فائدہ ہو گا۔

كُنْ لِلْعُلُومِ مُصَنِّفًا أَوْ جامِعًا ... يَبْقى لَكَ الذِّكْرُ الجَمِيلُ مُخَلَّدًا

کثیر التصانیف بزرگ

چند مشہور و معروف بزرگوں کا ذکر کرتا ہوں جنھوں نے بے حد و بے شمار کتابیں لکھیں ہیں تاکہ ہمارے لیے ترغیب کا سامان ہو اور ہم بھی لکھنے کی طرف آئیں:

← ••• امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (ت189ھ) نے دین کے علوم میں 990 کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

← ••• صوفی جابر بن حیان (ت200ھ) جو اہل کوفہ سے تھے انہوں 232 کتابیں لکھیں حتیٰ کہ بعض نے کہا: 500 کتابیں تصنیف فرمائی مگر افسوس ان میں اکثر حوادث زمانہ کا شکار ہو گئی۔

← ••• عمدۃ المفسرین امام جریر طبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

ایک دن امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے شاگردوں سے فرمانے لگے،

اگر میں قرآن کی تفسیر لکھوں تو تم پڑھو گے؟ شاگردوں نے کہا کتنی بڑی تفسیر ہوگی؟ فرمانے لگے: "تیس ہزار اوراق پر مشتمل ہوگی" شاگرد کہنے لگے، حضرت اتنی بڑی تفسیر پڑھنے کے لئے اتنی لمبی عمر کہاں سے لائیں گے؟ چنانچہ پھر علامہ ابن جریر نے تین ہزار اوراق پر مشتمل تفسیر لکھی اور سات سال تک اپنے شاگردوں کو املا کراتے رہے جو تیس جلدوں میں شائع ہوئی۔ آپ علیہ الرحمہ روزانہ 40 صفحات لکھا کرتے تھے۔ (علم وعمل، صفحہ ۲۱، مطبوعہ مکتبہ اہلسنت)

←••• ابن حزم نے 80 ہزار صفحات لکھے۔

←••• حسن بن احمد سمرقندی نے بحر الاسانید فی صحاح المسانید نامی کتاب لکھی جس میں 1 لاکھ احادیث کو ۱۶۰۰۰ صفحات میں جمع کیا۔

←••• عبد الملک بن حبیب بیتی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (ت 238ھ) اندلس کے بہت بڑے عالم دین اور فقیہ عصر تھے۔ علم حدیث، کلام عرب اور ان کے انساب وایام میں بہت زیادہ علم رکھتے تھے۔ آپ کے بارے میں ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

←••• امام حافظ ابو بکر عبد اللہ بن ابی الدنیا علیہ الرحمہ (ت 281ھ) جو مشہور ومعروف محدث ومؤرخ ہیں جن کی بہت ساری کتابیں آج بھی پڑھی جاتی ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ نے 162 کتابیں لکھیں۔ بعض نے کہا: 228 تک کتابیں لکھیں۔

←••• مشہور معتزلی ابو علی جبائی نے صرف علم جدل پر 160 کتابیں لکھیں۔

←••• ابو حفص بن شاہین (ت 385ھ) جو کہ بغداد کے مفسر تھے ان کو احد اوعیۃ العلم کہا جاتا تھا آپ نے 330 کتابیں لکھیں۔

←••• امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (ت 430ھ) ان کو مسند الدنیا کہا جاتا تھا۔ جن کی مشہور کتاب حلیۃ الاولیاء ہے۔ آپ نے 130 کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ صرف حلیۃ الاولیاء 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔

←••• امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (ت 505ھ)

امام غزالی نے 400 اصلاحی علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں۔ بعض نے کہا: 500 کتابیں لکھیں۔ جن میں صرف "یاقوت التاویل" چالیس جلدوں میں ہے۔ مشہور فلسفی اور طبیب ابن سینا کی مختلف تصانیف میں سے "ال-ح-اص-ل و المحصول" بیس جلدوں میں "الانصاف" بیس جلدوں میں "الشفاء" اٹھارہ جلدوں میں "لسان العرب دس جلدوں میں اور یونہی کئی دیگر کتابیں کئی کئی جلدوں میں

ہیں۔

←••• مفتی الثقلین امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ (ت 537ھ) جو حنفی فقیہ، مفسر، مؤرخ ہیں۔ نسف شہر میں ولادت ہوئی۔آپ نے 100 کتابیں لکھیں۔

←••• امام المحدثین شمس الدین ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت 748ھ) کی کتابیں اتنی مقبول ہیں کہ شاید ہی کوئی ایسا مکتب و لائبریری ہوگی جس میں آپ کی کتابیں نہ ہوں۔ مختلف موضوعات پر علمی گفتگو سے مزین آپ کی کتابیں ہوتی ہیں۔

آپ نے 214 کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

چند کتابوں کو تفصیلاً دیکھیں:

- تاریخ الاسلام 37 جلدیں
- تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال 11 جلدیں
- سير أعلام النبلاء 18 جلدیں
- المهذب في اختصار السنن الكبير 8 جلدیں
- تذكرة الحفاظ 4 جلدیں
- ميزان الاعتدال 4 جلدیں

←••• امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ نے 101 کتابیں لکھیں۔

←••• امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (ت 892ھ)

نویں صدی کے مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جب عمر 22سال کی تھی اس قت سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ امام سخاوی علیہ الرحمہ نے "الضوء اللامع" میں ذکر کیا کہ آپ کی تصانیف 150 سے بھی زیادہ ہیں ۔ الجواھر الدرر میں ہے: آپ کی تصانیف 270 سے زیادہ ہیں۔

آئیے امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی چند تصانیف کو تفصیلاً سمجھتے ہیں:

• إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة 19 جلدیں

• المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية 18 جلدیں

• فتح الباري شرح صحيح البخارى 13 جلدیں

• تهذيب التهذيب 12 جلدیں

• إطراف المسند المعتلي بأطراف المسند الحنبلي 9 جلدیں

• الإصابة في تمييز الصحابة 8 جلدیں

• لسان الميزان 7 جلدیں

• الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة 6 جلدیں

• تغليق التعليق 5 جلدیں

•التلخیص الحبیر 4 جلدیں

•الدرایة في تخریج أحادیث الهدایة 2 جلدیں

← ••• علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (ت 855ھ) جن کو علم حدیث اور فقہ میں وسیع نظر حاصل تھی، آپ نے 65 کتابیں لکھیں۔ جن میں سے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری 25 جلدوں میں اور البنایہ شرح الهدایہ 12 جلدوں میں شائع ہے۔

← ••• امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (ت 902ھ) جو امام سیوطی کے استاذ ہیں، آپ نے 15 سال کی کم عمر میں ہی کتابیں لکھنا شروع کر دیا تھا، امام زرکلی نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی 200 کتابیں ہیں۔

← ••• حنفی فقیہ امام ابن مبرد رحمۃ اللہ علیہ (ت 909ھ) نے 642 کتابیں تصنیف فرمائیں۔

← ••• امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت 911ھ) نے 460 کتابیں لکھیں جبکہ امام زرکلی نے لکھا: امام سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے 600 کتب ورسائل تصنیف فرمائیں۔ (الاعلام للزرکلی، ج:3، ص:131)

عرب کے عالم دین احمد خرقاوی اقبال نے تفتیش وتحقیق کے بعد لکھا: امام سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کل کتابیں 725 ہیں۔

← ••• امام ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم وفنون میں تقریبًا ہر فن پر کوئی نہ کوئی تصنیف چھوڑی ہے۔ مشہور ہے کہ ان کے آخری غسل کے واسطے پانی گرم کرنے کے لئے وہ تراشہ کافی ہو گیا تھا جو صرف احادیث لکھتے ہوئے قلم کے تراشنے میں جمع ہو گیا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 20000 جلدوں سے بھی سے زیادہ کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ 1000 جلدیں آپ نے اپنے ہاتھوں سے لکھیں۔ آپ کے ہاتھ پر ایک لاکھ لوگوں نے توبہ کی۔ بیس ہزار یہود ونصارٰی نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

آپ نے 300 کتابیں تصنیف فرمائی۔ ابن تیمیہ نے کہا: میں نے امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی 1000 کتابیں دیکھی ہیں۔

معجم الکتب میں ہے: علامہ ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنی کتابیں لکھیں جو عقل سے ورا ہیں۔ کہا گیا ہے: آپ کی تصانیف 400 ہیں۔ ایک قول ہے کہ 500 ہیں۔ (معجم الکتب، ص:75)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کتابیں لکھی ہوں۔ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر 1000 جزءوں میں 20 ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

←••• مشہور مفسر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (ت606ھ) نے 85 سے زیادہ کتابیں لکھیں ہیں، جن میں صرف مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر 20 جلدوں میں ہے۔

←••• مشہور صوفی بزرگ امام محی الدین محمد بن علی بن عربی رحمۃ اللہ علیہ (ت638ھ) نے 289 کتب رسائل لکھے ہیں۔امام عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 500 جبکہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق 400 کتب ورسائل لکھے۔

←•••امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ (ت804ھ) جوکہ امام سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت و وفات مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں ہوئی۔ علم حدیث، فقہ، اسماء الرجال، وغیرہ میں خصوصی ملکہ حاصل تھا۔

امام زرکلی نے لکھا: امام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے 300 کتابیں تصنیف فرمائیں۔

←•••امام محمد بن ابو بکر بن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ (ت819ھ) کی تصانیف 1000 سے زیادہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف انداز میں کتابیں لکھیں۔ شرح، مطول، مختصر، متوسط، حواشی، نکت وغیرہ۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر ہر فن میں

مہارت حاصل تھی حتی کہ بعض تجارتی کاموں میں بھی آپ کو مہارت تھی۔

← ••• حنفی فقیہ امام ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ (ت940ھ) جن کے بارے میں امام تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:کان اماما بارعاً فی التفسیر والفقه والحدیث والنحو والتصریف و المعانی والبیان والکلام والمنطق والاصول وغیره ذلک وقلما یوجد فن من الفنون الا وله فیه مصنف او مصنفات۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بہت کتابیں لکھیں تعداد کے بارے میں اختلاف ہے ۔بعض نے کہا: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کی تعداد 300 تک جاتی ہے۔ جبکہ بعض نے 135 کا قول کیا۔امام شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایاآپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں تین سو سے زیادہ ہیں۔(ردالمحتار مقدمہ)

← ••• علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (ت1031ھ) نے 80 کتابیں لکھیں۔جن میں سے ایک فیض القدیر 7 جلدوں پر مشتمل ہے۔

← ••• امام حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ (ت1049ھ) جو کہ مشہور حنفی فقیہ ہیں جن کی فقہ میں کتاب نور الایضاح درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 60 کتب رسائل تصنیف کیے۔

← ••• علامہ ابو الحسنات لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (ت1304ھ) جن کا لقب علامۃ الھند وامام المحدثین والفقھاء ہے۔آپ نے 150 کتب و رسائل لکھے

ہیں۔

← ••• علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ (ت1350ھ) جو امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے ہیں۔ زبردست عاشق رسول اور فنا فی الرسول کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 100 کے قریب کتابیں لکھی، اکثر کتابیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت وخصائص کے متعلق ہیں۔

ایک جزء قریباً 20 صفحات کا ہوتا ہے اسحاق موصلی (ت235ھ) جو کہ شاعر، ادیب اور مختلف فنون میں مہارت کے حامل تھے آپ نے لغات عرب میں 1000 جزء لکھے۔ کل ملا کر 20000 صفحات۔

← ••• داؤد بن علی اصفہانی (ت270ھ) نے 18000 صفحات لکھے۔

← ••• ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ علیہ (ت285ھ) جو کہ محدث تھے آپ نے 12000 جزء لکھے کل ملا کر 2 لاکھ 40 ہزار صفحات۔

(ماخوذ: المکثرون من التصنیف، مطبوعہ دار ابن حزم)

← ••• امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (ت1340ھ) کی عمر کم ہی تھی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ النحو پڑھ رہے تھے اسی دوران آپ نے اس کی شرح لکھی۔ 13 سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہوئے، اندازاً اگر غور کیا جائے تو جب یہ کتاب لکھی ہوگی اس وقت آپ کی

عمر 8 سال کے آس پاس ہوگی۔

آخر عمر تک امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے رہے حتی کہ علما فرماتے ہیں: اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 1000 سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ صرف رد المحتار پر حاشیہ جد الممتار 6 جلدوں میں ہے۔ فتاویٰ رضویہ 30 جلدوں میں۔

بیسیوں علوم و فنون پر آپ نے قلم اٹھایا حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، سیرت، تاریخ، علم عقائد، جدل، علم میراث وغیرہ ہر موضوع پر کتابیں لکھیں۔ بزرگوں کی کتابوں میں سے کسی پر حاشیہ لکھا کسی پر تعلیق تو کسی کی شرح۔ الغرض سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔

مبلغ اسلام مفتی عبد المبین نعمانی مد ظلہ العالی نے المصنفات الرضویہ رسالے میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی 684 کتابوں کے نام ذکر فرمائے ہیں۔

←••• مفسر قرآن علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنی کتابیں لکھیں کہ موجودہ دور تو کجا پچھلی کئی صدیوں میں بھی اتنی کتب و رسائل لکھنے والی شخصیت نظر نہیں آتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے 5000 کتابیں لکھیں۔ بعض کہتے ہیں: آپ نے 4000 کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ چند کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان: 12 جلدیں

فضل المنان فی تفسیر آیات القرآن (عربی): 10 جلدیں

تفسیر فیض القرآن اردو: 10 جلدیں

فیض الرسول فی اسباب النزول: 10 جلدیں

شرح حدائق بخشش: 25 جلدیں

شرح مثنوی مولانا روم: 25 جلدیں

الفیض الجاری شرح صحیح بخاری: 10 جلدیں

احادیث موضوعہ: 5 جلدیں

مواعظ اویسیہ: 10 جلدیں

اللمعات شرح مشکوۃ: 5 جلدیں

کشکول اویسی: 10 جلدیں

فیصلہ ہشت مسئلہ: 10 جلدیں

فتاوی اویسیہ: 10 جلدیں

شرح دارمی: 8 جلدیں

رسائل اویسیہ: 5 جلدیں

رازونیاز: 5 جلدیں

خواتین کا اسلامی نصاب: 5 جلدیں

تفسیر اویسی: 15 جلدیں

ترجمہ وحاشیہ مسلم شریف: 10 جلدیں

ترجمہ وحاشیہ ترمذی: 5 جلدیں

بیاض اویسی: 5 جلدیں

اویسی نامہ: 5 جلدیں

شرح دار قطنی: 10 جلدیں

الاحادیث السنیہ فی الفتاوی الرضویہ: 5 جلدیں

نعم الحامی شرح جامی: 10 جلدیں

(آزاد دائرۃ المعارف)

←••• مناظر اہلسنت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ (ت 1423ھ)

ماضی قریب کے کثیر التصانیف بزرگوں میں ایک نام بانئ مدارس کثیرہ علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی نام آتا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں، قصبوں اور ملکوں میں دین و سنت کی اشاعت کے لیے مدارس قائم کیے اور مختلف تنظیموں کے بانی ورکن بھی رہے، حتی کہ عالمی طور پر سنت کی خدمت میں مصروف عمل تنظیم دعوت اسلامی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کی تصویر ہے۔

مختلف موضوعات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیسیوں کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جو اپنے موضوع پر جامع ہونے کے ساتھ ساتھ انداز تحریر میں اعلی معیار پر فائز ہیں بلکہ تحریر میں بہتری لانے کا ایک طریقہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

←••• مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مفسر و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قابل مناظر و مدرس بھی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کئی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں مشہور تفسیر قرآن بنام تفسیر نعیمی 19 جلدوں میں اور مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح 8 جلدوں میں شائع ہے۔

←••• تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان علیہ الرحمہ کی دین وملت کے کاموں میں حد درجہ مصروفیات ہوتیں، حتیٰ کی مختلف شہروں اور ملکوں میں تبلیغی دورے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تدریس چھوڑنی پڑی تھی۔پھر بھی آپ نے اپنا رشتہ تصنیف و تالیف سے نہیں چھوڑا اسی وجہ سے جب ہم آپ کی تصانیف کی طرف نظر کرتے ہیں تو وافر مقدار میں نظر آتی ہیں: مفتی یونس رضا اویسی صاحب فرماتے ہیں: تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے 61 کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔صرف فتاوی تاج الشریعہ دس جلدوں میں شائع ہے۔

←••• امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مرشد گرامی قبلہ امیر اہلسنت مولانا الیاس قادری دامت بر کاتہم العالیہ اس دور کے کثیر التصانیف بزرگ ہیں آپ نے 160 سے زیادہ رسائل لکھے ہیں، آپ کی کئی کتاب مجلد ہیں: جیسے۔ فیضان سنت 3 جلدیں

نماز کے احکام 1 جلد

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب 1 جلد

اسلامی بہنوں کی نماز 1 جلد وغیرہ۔

← ••• مفتئ دعوت اسلامی استاذ العلما حافظ مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی

مفتی صاحب دار الافتاء اہلسنت کے رئیس ہیں بہت ساری مصروفیات کے باوجود آپ نے خصوصیت کے ساتھ تحریری کام کیا، مختلف کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ چند کتابوں کی تفصیل:

صراط الجنان فی تفسیر القران 10 جلدیں

معرفۃ القرآن علی کنز العرفان 5 جلدیں

کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن 1 جلد

سیرت الانبیاء 1 جلد۔

یہ ہمارے وہ بزرگان دین ہیں جنہوں نے کئی کئی جلدوں پر کتابیں تصنیف

فرمائیں ہیں، جن کو کثیر التصانیف کہا جاتا ہے۔

اپنے ان بزرگوں کو پڑھیں جن کی زندگیاں پڑھنے اور لکھنے میں گزر گئیں، ان کے پاس بھی دن میں 24 گھنٹے ہوتے تھے۔ ایک گھنٹہ میں منٹ 60 ہی ہوتے تھے، پانچویں نماز پابندی سے یہ بھی پڑھتے تھے بلکہ صرف یہی نہیں بلکہ کئی بزرگ تو ایسے ہی جو پوری رات قیام و سجود میں گزار دیتے تھے، ان کے بھی بال بچے تھے مگر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مختصر سی 60 یا 70 سال کی زندگی میں بہت کچھ لکھ دیا وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ انتھک محنت کے ساتھ کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقات میں برکت عطا فرمائی اور کئی کئی جلدوں پر کام کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اور ایک ہم ہیں سستی اور کاہلی کی بنا پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہ جاتے ہیں اگر کوشش کریں تو ہم بھی جلدوں پر مشتمل کتابیں لکھ سکتے ہیں۔ مگر اس کے لیے محنت و تسلسل شرط ہے۔

مصباحی صاحب کی نصیحت

خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی مد ظلہ العالی طلبۂ علم دین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تقریر و تحریر کے ذریعہ جو بھی بیان ہو اس کی اچھی طرح جانچ کر لی جائے کہ وہ صحیح و مستند ہے اس کا اصل اور قوی ماخذ ذکر میں نہ آئے تو کبھی معلوم

ومحفوظ ضرور ہو ورنہ نقل در نقل میں بہت سی ایسی باتیں بھی در آتی ہیں جو منطقی وعقلی اور شرعی اعتبار سے غلط ہیں یا غیر معتبر اور نا قابل بیان ہیں، تنقیدی، تحقیقی نظر پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔

زبان و بیان کی غلطیوں سے بھی اپنی تحریر و تقریر کو ہر طرح محفوظ رکھنے کی کوشش کریں ۔" میں نے آیت پڑھا تم نے حدیث سنا خدا کے احکامات ، اس امر کی وجوہات ، رسومات" وغیرہ جیسی تراکیب والفاظ سے بھی بچنا چاہئے ۔ معطوف، معطوف علیہ دونوں عربی یا فارسی یا ایک عربی اور ایک فارسی ہو تو حرف عطف "و" درست ہے مگر کوئی ایک ہندی یا انگریزی ہو تو وہاں "و" کے بجائے "اور" ہونا چاہیے۔ اس طرح کی اور بھی چیزیں ہیں جو اس دور کے معروف قلم کاروں کے یہاں بھی در آئی ہیں۔ شاید کہ بروقت ان کی اصلاح کرنے والا کوئی نہ ملا۔ مبتدیوں کی غلطیاں تو بہت ہیں۔ انھیں اساتذہ سے معلوم کرنا چاہیے۔

بولنے اور لکھنے سے پہلے اپنے سامع و قاری کو متعیّن کریں اور وہ جس سطح کے ہوں اسی سطح کی گفتگو کریں اور زبان میں بھی اس کی رعایت کریں مخلوط ہوں تو دونوں کی رعایت کریں۔ اخبار اور عوامی رسائل کے لیے زبان بہت آسان اور عام فہم ہونی چاہیے، ادبی رسائل کے لیے ادبی اور تحقیقی مگر مشکل الفاظ ، پیچیدہ تراکیب اور خفی استعارات و کنایات سے احتراز ہر جگہ ضروری ہے۔

(رہنمائے علم و عمل، صفحہ 53، مطبوعہ مصباحی پبلیکیشن)

تحریر کے مدنی پھول

رئیس دار الافتاء اہلسنت الحاج الحافظ مفتی قاسم عطاری مدظلہ العالی کے بیان کیے گیے اہم مدنی پھول:

←• جو بھی لکھیں اس میں نیت اللہ کی رضا شامل ہو

←• آپ کو جو بھی رسالہ یا کتاب لکھنا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔

←• صرف سوچنے سے وہ کام آپ نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کے اندر وہ صلاحیت و اہلیت نہ ہو

اہلیت دو طرح کی ہوتی ہے: • فطری • کسبی

• ←کسی بھی فن میں مہارت پیدا کرنے کے لیے ماہرین کے کلام پر نظر ہو۔ اور ہاں نظر بھی دو طرح سے نظر ہو: • وسیع • گہری

←• کسی بھی شعبہ میں ماہر بننے کے لیے ماہرین کی اس شعبے میں مہارتوں کی لسٹ بنالیں

ان خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کریں

←• مضمون نویسی کے اصول و ضوابط کو سمجھیں اور ان کی رعایت کریں۔

←•اصلاح لیں۔ فن کے استاذہ سے چیک کروائیں۔

•••اکتسابی افعال میں سب سے بڑا دخل محنت کا ہے۔

←•جس کام میں آپ کو مہارت حاصل کرنی ہے اس میں استقامت ضروری ہے۔ محنت میں تسلسل ضروری ہے۔

←•• اچھا مضمون نگار بننا ہے تو ہر ہفتہ یا پندرہ دن پر ایک اچھا مضمون لکھیں۔

←•اپنے کیے ہوئے کام کا احتساب کرنا۔

آپ اپنے کام کا محاسبہ اس انداز میں کریں جیسے اپنے دشمن کا کام چیک کریں گے۔

مضمون کی چیک لسٹ بنائیں اور اسی کے اعتبار سے کام کریں، مثلاً:

- عنوان کیسا ہے
- تمہید کیسی ہے
- اختتامیہ کیسا ہے
- مواد کیسا ہے
- پیراگرافنگ کیسی ہے
- الفاظ کیسے ہیں

• جملوں کی بناوٹ کیسی ہے

• ترتیب کیسی ہے

• دلائل کیسے ہیں

• مجموعی طور پر جو لکھنے کا مقصد تھا وہ آپ کو کتنا حاصل ہو رہا ہے۔

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی صاحب لکھتے ہیں:

مضمون کے تین جزء ہوتے ہیں:

• تمہید • نفس مضمون • اختتامیہ

۱ ← •• تمہید

یہ مضمون کا اہم اور پہلا حصہ ہے، اس میں نفس مضمون سے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے چند ایسے موثر اور زور دار جملے لکھے جاتے ہیں جن سے پڑھنے والوں کا ذہن اصل موضوع کی طرف متوجہ ہو اور ان کی دل چسپی بھی بڑھے۔

۲ ← •• نفس مضمون

یہ اصل مضمون کا درمیانی حصہ ہوتا ہے، اس میں موضوع سے متعلق تفصیلی گفتگو کی جاتی ہے۔ مضمون نگار کو چاہیے کہ اپنی بات پیش کرنے کے لیے جو بھی پہلو اختیار کرے وہ دلیلوں سے مزین اور حقائق کی روشنی میں ہو۔ چوں کہ یہ

حصہ طویل ہوتا ہے، اس لیے اسے متعدّد پیراگرافوں میں تقسیم کر لینا چاہیے۔

۳←۰۰اختتامیہ

یہ مضمون کا آخری حصہ ہوتا ہے، اس میں خیالات کا نچوڑ اچھے انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والا متاثر ہو اور آسانی کے ساتھ مضمون پر اپنی رائے قائم کر سکے یا اس سے کچھ نتیجہ اخذ کر سکے۔ ان تینوں اجزا کے درمیان ایسا مضبوط تعلق ہونا چاہیے کہ پڑھنے والے کو کہیں بھی بے ربطی کا احساس نہ ہو۔

مضمون کی قسمیں

عام طور سے مضمون تین طرح کے ہوتے ہیں:

• بیانی مضمون۔ • حکائی مضمون۔ • فکری مضمون۔

•← بیانی مضمون: وہ مضمون جس میں کسی مادی چیز مثلاً عمارت یا کسی جان دار کا بیان ہو۔ جیسے مسجد نبوی، جامع مسجد دہلی غیرہ۔

•← حکائی مضمون: وہ مضمون ہے جس میں کوئی واقعہ، کسی کی سوانح عمری، تفریح، سفر کے حالات یا کسی تقریب کی سرگذشت کا بیان ہو، جیسے: یوم جمہوریہ۔ میرا پسندیدہ مشغلہ۔ بس کا ایک دل چسپ سفر، سوانح خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ وغیرہ۔

• ← فکری مضمون: وہ مضمون ہے جس کی تمام تر بنیاد افکار وخیالات پر ہوتی ہے۔ مضمون نگار غور وفکر کرکے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے، اس میں بیان اور حکایت کی گنجائش نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو تبعًا اور ضمنًا۔ جیسے: وقت کی اہمیت ۔اگر میں صدر جمہوریہ ہوتا۔ گرمی کی دھوپ۔ بے چاری اردو وغیرہ۔

انتخاب عنوان

مضمون نگاری کے سلسلے میں پہلا مرحلہ انتخاب عنوان کا ہوتا ہے۔ عنوان کا انتخاب کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے: (۱) عنوان پسندیدہ ہو (۲) موضوع سے واقفیت ہو (۳) موضوع سے متعلق کچھ جملے ذہن میں موجود ہوں (۴) عنوان ایسا ہو کہ اس پر آسانی کے ساتھ اظہار رائے کیا جا سکے۔

خاکے کی تیاری

انتخاب عنوان کے بعد خاکے کی تیاری کا نمبر آتا ہے۔ تمہید، نفس مضمون اور انتظامیہ میں جو چیزیں تحریر کرنی ہیں پہلے ہی سے طے کرلی جائیں تو آسانی ہوگی اور مضمون میں ایک طرح کا ربط اور تسلسل قائم رہے گا۔ مثلاً: مضمون "کتب بینی اور طالب علم" کا خاکہ اس طرح تیار کیا جا سکتا ہے:

(۱) کتب بینی

تمہید: (۱) کتب بینی کی اہمیت۔ نفس مضمون: (۲) کتب بینی کے فائدے

(۳)کتب بینی کا طریقہ (۴) اخلاق سنوارنے والی کتابوں کا مطالعہ (۵) فحش کتابوں سے پرہیز(۶) ماتحتوں کو کتب بینی کی ترغیب اختتامیہ: اخلاق سنوارنے والی کتابوں کی طرف رغبت اور اخلاق کش کتابوں سے پرہیز۔

(۲)طالب علم تمہید

(۱) طلب علم کی ضرورت اور اہمیت ۔ نفس مضمون: (۲) زندگی کے تمام شعبوں میں علم کی ضرورت ۔ (۳) جہالت انسان کی بہت بری صفت ہے (۴) طالب علم کا مرتبہ (۵) دین اور دنیا میں علم کے فوائد(۶) وہ صفات جو طالب علم کے اندر نکھار پیدا کرتی ہیں ۔ اختتامیہ: سیرت وکردار کی درستی اور بدعملی سے اجتناب میں علم کا کردار۔

نمونے کے طور پر یہ خاکے پیش کیے گئے ہیں، اس کی پابندی آپ پر لازم نہیں۔آپ اپنے طور پر اس سے بہتر خاکے تیار کرسکتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

مذکورہ تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندر پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کی بھی صلاحیت پیدا کریں اور اچھا لکھنے والے بنیں ، اس کے متعلق اپنے اساتذہ سے مشورہ کریں۔

ان شاءاللہ لکھتے لکھتے آپ کی تحریر عمدہ ہوگی اور لوگ پڑھنا پسند کریں گے پھر

آپ اپنی بات بیان کے ساتھ ساتھ لکھ کر بھی عوام تک پہچانے میں کامیاب ہوں گے۔

صراط پبلیکیشنز
Siraat Publication

آپ کتاب لکھ لیتے ہیں لیکن اس کو اشاعت نہیں کروا پاتے۔ یہاں تک کہ سالوں گزر جاتے ہیں۔ اور وجہ یہ ہے کہ صرف ایک کتاب کی اشاعت میں ایک بڑی رقم خرچ کرنا ہوتی ہے۔ یا پھر آپ اپنی کتاب مفت میں کسی پبلشر کو دے دیتے ہیں لیکن اس صورت میں آپ خود ہی اس کتاب کے مالک نہیں رہتے۔

ہم نے آپ کے لیے آپ کی کتاب کی اشاعت کو آسان کر دیا ہے۔ اب آپ کو بڑی رقم خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی آپ اپنی کتاب کی ملکیت کو کھوئیں گے اور اس کے باوجود آپ کی ہر کتاب سے ہونے والی آمدنی کا معقول حصہ آپ کو دیا جائے گا۔

9927187748
siraatpublications@gmail.com
siraatpublications.com

صابیا ورچوئل پبلی کیشن
Sabiya Virtual Publication
Powered by **Abde Mustafa Official**

جناب **عبد مصطفٰی** صاحب نے بھی اس حوالے سے بڑی کوششیں کی کہ جو حضرات کتاب لکھ تو دیتے ہیں مگر شائع کرانے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ان کے لیے کچھ سروس دی جائے۔

اسی مقصد کے تحت انہوں نے صابیا ورچوئل پبلی کیشن کی شروعات کی۔ ان کا طریقہ کار بھی بہت عمدہ ہے کہ آپ کتاب یا رسالہ لکھ کر ان کو بھیج دیں یہ اس کو کمپوز کر کے بہترین انداز میں شائع کریں گے، پہلے اس کی Social media پر تشہیر کریں گے اس کے بعد کتاب Soft copy میں ان کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دی جائے گی جس سے ہر عام و خاص بندہ استفادہ کر سکتا ہے۔

صابیا ورچوئل پبلی کیشن سے کتاب شائع کروانے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں: **+91 9102520764**

از قلم: ابو حامد **عمران رضا عطاری مدنی** بنارسی

جامعۃ المدینہ حیدر آباد ہند

ہماری اردو کتابیں:

﴿بہار تحریر (14 حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اذان بلال اور سورج کا نکلنا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج غوث پاک﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج نعلین عرش پر﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿مقرر کیسا ہو؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿غیر صحابہ میں ترضی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اختلاف اختلاف اختلاف﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

﴿قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿محرم میں نکاح﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿روایتوں کی تحقیق (تین حصے)﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿بریک اپ کے بعد کیا کریں؟﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک نکاح ایسا بھی﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کافر سے سود﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿میں خان تو انصاری﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿جرمانہ﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سفرنامہ بلاد خمسہ﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿منصور حلاج﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿فرضی قبریں﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سنی کون؟ وہابی کون؟﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿رَضا یا رِضا﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿786/92﴾	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کلام عبید رضا﴾	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
﴿تحریرات لقمان﴾	ازقلم علامہ قاری لقمان شاہد

﴿بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)﴾	ازقلم کنیز اختر
﴿عورت کا جنازہ﴾	ازقلم جناب غزل صاحبہ
﴿تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام﴾	ازقلم عرفان برکاتی
﴿اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)﴾	ازقلم عرفان برکاتی
﴿مسائل شریعت (جلد1)﴾	ازقلم سید محمد سکندر وارثی
﴿اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا﴾	ازقلم مولانا حسن نوری گونڈوی
﴿مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں﴾	ازقلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
﴿مفتی اعظم ہند اپنے فضل وکمال کے آئینے میں﴾	ازقلم محمد ثقلین ترابی نوری
﴿سفرنامہ عرب﴾	ازقلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق﴾	ازقلم زبیر جمالوی
﴿ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت﴾	ازقلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿علم نور ہے﴾	ازقلم محمد شعیب جلالی عطاری
﴿یہ بھی ضروری ہے﴾	ازقلم محمد حاشر عطاری
﴿مومن ہو نہیں سکتا﴾	ازقلم فہیم جیلانی مصباحی
﴿جہان حکمت﴾	ازقلم محمد سلیم رضوی
﴿ماہ صفر کی تحقیق﴾	ازقلم مولانا محمد نیاز عطاری
﴿فضائل ومناقب امام حسین﴾	ازقلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
﴿شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر﴾	ازقلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

﴿تحریرات بلال﴾	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
﴿معارف اعلی حضرت﴾	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
﴿نگارشات ہاشمی﴾	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿زر خانۂ اشرف﴾	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
﴿حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ﴾	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
﴿ایمان افروز تحاریر﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق﴾	از قلم اسعد عطاری مدنی
﴿رشحات ابن حجر﴾	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
﴿تجلیات احسن (جلد1)﴾	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
﴿درس ادب﴾	از قلم غلام معین الدین قادری
﴿تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)﴾	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
﴿حق پرستی اور نفس پرستی﴾	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
﴿خوان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿صحابہ یا طلَقاء؟﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿روشن تحریریں﴾	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
﴿تحریرات ندیم﴾	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری

﴿امتحان میں کامیابی﴾	از قلم ابن شعبان چشتی
﴿اہمیتِ مطالعہ﴾	از قلم دانیال سہیل عطاری
﴿دعوت انصاف﴾	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
﴿حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات﴾	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
﴿تحریرات ابن جمیل﴾	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿مسئلۂ استمداد﴾	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی﴾	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿میرے قلم دان سے﴾	از قلم احمد رضا مغل
﴿عوامی باتیں (حصہ 1)﴾	از قلم فیصل بن منظور
﴿تحقیقات اویسیہ (جلد 1)﴾	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
﴿امیر المجاہدین کے آثار علمیہ﴾	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
﴿رافضیوں کا رد﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿چھوتی بیماریاں﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿فتاوی کرامات غوثیہ﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿غامدیت پر مکالمہ﴾	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
﴿خودکشی﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿مقالاتِ بدر (جلد 1)﴾	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ

﴿ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)﴾	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
﴿سردی کا موسم اور ہم﴾	از قلم خالد تسنیم المدنی
﴿رد ناصر رامپوری﴾	از قلم میثم عباس قادری رضوی
﴿چشمۂ حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿کتابوں کے عاشق﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿عبد السلام نامی علما و مشائخ﴾	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
﴿التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب﴾	از قلم شعیب عطاری جلالی
﴿تحریر کی ضرورت واہمیت﴾ یہ کتاب	از قلم عمران رضا عطاری مدنی

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(3) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)